



سوال

جماعت اہلحدیث ایک فکر اور منہج کا نام

جواب

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: گزشتہ ایک دو ماہ سے میں نے جماعت اہلحدیث کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور اس جماعت کو کافی حق کے قریب والی جماعت سمجھا ہے مگر مجھے کسی نے اب یہ بتایا ہے کہ اس جماعت کے اندر بھی کافی اختلافات ہیں کیا یہ سچ ہے کہ جماعت اہلحدیث

- جواب: 1۔ اہل اہلحدیث ایک فکر اور منہج کا نام ہے اور جو بھی اس کا قائل ہے وہ اہل اہلحدیث میں شمار ہوتا ہے اور وہ فکر اور منہج یہ ہے کہ سلف صالحین صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین اور فقہائے محدثین کے منہج فہم کے مطابق کتاب وسنت کی اتباع کا نام اہل حدیثیت یا سلفیت ہے۔ اہل اہلحدیث کسی متعین امام یا فقہ یا مسلک کی تقلید کے قائل نہیں ہیں اور براہ راست کتاب وسنت کی اتباع کو واجب قرار دیتے ہیں۔
- 2۔ جہاں تک اہل اہلحدیث میں اختلافات کا تعلق ہے تو اگر تو اختلافات سے مراد اجتہادی اختلافات ہیں تو ایسا تو ہر مسلک میں ہے یعنی فقہ حنفی میں امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگردوں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے مابین دو تہائی مسائل میں اختلافات موجود ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے ایک جماعت ہونے کے باوجود ان میں بھی باہم اجتہادی اختلافات تھے۔ پس کتاب وسنت سے براہ راست استدلال کرتے ہوئے علمائے اہل اہلحدیث میں بھی اختلاف ہو جاتا ہے اور یہ کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے۔ یعنی اہل اہلحدیث کا اپنے اصولوں پر اتفاق ہے جبکہ ان اصولوں کی تطبیق اور اپلیکیشن میں فروعات اور جزوی مسائل میں اختلاف ہو جاتا ہے۔
- اسی کو آپ ایک سادہ سی مثال سے سمجھیں کہ ایک قانون اور ایک اس کی انٹرپرائٹیشن۔ پاکستان کا قانون ایک ہے جبکہ اس قانون کی تشریح و توضیح میں وکلاء کا اختلاف ہو جاتا ہے۔ پس اہل اہلحدیث علماء کا باہمی اختلاف تشریح و توضیح کا ہے نہ کہ مصادر قانون کا۔ مصادر اور اصول سب کے ہاں متفق علیہ ہیں۔
- 3۔ بہت سے راہ راست سے بٹے ہوئے لوگ بھی اپنے اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ اہل اہلحدیث کی فکری منہج پر نہیں ہوتے ہیں جیسا کہ جماعت المسلمین کا معاملہ ہے جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔ اس کی مثال میں یوں بیان کروں گا کہ اگر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو اس میں مسلمانوں کا کیا قصور ہے؟ یا مسلمانوں کو کس قدر تسلیم کیا جاسکتا ہے؟
- 4۔ اہل اہلحدیث مسلک کے تحت کچھ جماعتیں ہیں جیسا کہ جماعت الدعوۃ یا مرکزی جمعیت اہل اہلحدیث وغیرہ۔ یہ جماعتیں مختلف میدانوں میں اپنی خدمات سر انجام دیتی ہیں اور ان کے رہنماؤں یا انتظامیہ میں سنجیدگی کا مظاہرہ ہے لیکن بعض جماعتوں کے نجلی سطح کے کارکنان اپنے دعویٰ، اصلاحی یا جہادی یا فلاحی کاموں کی بنیاد پر تعصب کا مظاہرہ کر جاتے ہیں اور اپنے ہی کام کو اصل سمجھتے ہیں اور دوسروں کا رد کرتے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے اور اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔
- 5۔ جو فرق اسلام اور مسلمانوں میں ہے وہی اہل حدیث اور اہل حدیثیت (یعنی فکر اہل حدیث) میں مد نظر رکھیں۔ اگر تو کوئی شخص مسلمانوں کی وجہ سے اسلام قبول کرتا ہے تو عموماً جلد ہی اسلام سے رخصت بھی ہو جاتا ہے کیونکہ مسلمان معصوم نہیں ہیں بہر حال گناہ گار ہیں۔ اور جو اسلام کا مطالعہ کر کے اسلام قبول کرتا ہے تو وہ عموماً اسلام پر اللہ کے فضل سے باقی رہتا ہے۔
- جارڈ برنارڈ شاہ نے کہا تھا کہ جب میں قرآن کا مطالعہ کرتا ہوں تو اس سے عظیم کتاب کوئی معلوم نہیں ہوتی اور جب مسلمانوں کو دیکھتا ہوں تو اس سے ذلیل کوئی قوم نظر نہیں آتی۔

پس اہل اہلحدیث بھی معصوم نہیں ہیں اور نہ ہی ان کا یہ دعویٰ ہے۔ ان میں ہر طرح کی شخصی اور اخلاقی برائیاں بھی آپ کو مل جائیں گی جو کہ نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن اہل اہلحدیث کی فکر خالص اور حق ہے اور آپ اس کا مطالعہ زیادہ سے زیادہ کریں۔

آج اگر آپ اہل اہلحدیث کی شخصی خرابیاں دیکھ کر اہل اہلحدیثیت (فکر اہل اہلحدیث) کو خیر آباد کہیں گے تو میں آپ سے یہ کہنے میں بھی حق بجانب ہوں گا کہ آپ مسلمانوں کے کردار کو دیکھ کر اسلام کو ترک کرنے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیں؟

یہ ہم سب پر واضح ہے کہ آپ اس نکتے تک پہنچے ہوئے ہیں کہ اسلام اور مسلمان میں فرق ہے۔ ہم نے اسلام قبول کیا ہے نہ کہ مسلمانوں کو۔



بس اسی طرح آپ نے کتاب و سنت کو قبول کیا ہے نہ کہ اشخاص اور جماعات اہل الحدیث کو۔ اور اگر تو آپ نے اشخاص اور جماعات اہل الحدیث کو قبول کیا ہے تو آپ نے غلطی کی ہے اور دوبارہ سے اہل الحدیث فکر کا مطالعہ کریں اور اسے قبول کریں۔

اہل الحدیث اشخاص یا جماعتوں کا نام نہیں ہے جن کے دفاع کی ضرورت پڑے بلکہ یہ ایک منہج اور فخر ہے جس طرح اسلام جماعتوں اور اشخاص کا نام نہیں ہے بلکہ ایک فخر اور نصاب کا نام ہے۔

آپ کو اس فخر کے بارے کوئی سوال ہوں تو ہمیں خوشی ہوگی۔

جزاکم اللہ خیرا۔

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث